# قادیانیوں کو دعوتِ اسلام　　(قسط:۱)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ سلسلہ نبوت حضرت آدم حضرت علیہ السلام سے شروع ہو کر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص منصبِ نبوت پر فائز نہیں ہوگا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی رسالت ونبوت کا دور قیامت تک باقی رہے گا اور یہ بھی نہیں کہ ایک بار تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کی حیثیت سے مکہ میں مبعوث کیا جائے اور پھر کسی زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری بار خلعت نبوت سے آراستہ کر کے کسی اور جگہ بھیجا جائے۔ نہیں! بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بعثت ہی ایسی کافی وشافی تھی کہ وہ قیامت تک قائم ودائم رہے گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کا آفتاب رہتی دنیا تک تاباں ودرخشاں رہے گا، نہ وہ کبھی غروب ہوگا، نہ اس کے بعد دوبارہ سلسلہ نبوت جاری کرنے کی ضرورت لاحق ہوگی۔

لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی کی حیثیت سے دنیا میں دوبارہ آنا منجانب اللہ مقدر تھا، چنانچہ ایک دفعہ چھٹی صدی مسیحی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم محمد کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں مبعوث ہوئے اور دوسری بار انیسویں صدی مسیحی کے آخر اور چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں، قادیان (ضلع گورداسپور، مشرقی پنجاب) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معبوث کیا گیا لیکن یہ دوسری دفعہ بعثت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی شکل میں نہیں ہوئی بلکہ اس بار مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ آپ کے اسی ظہور کو مرزا غلام احمد قادیانی کی ”خاص اصطلاح“ میں ”ظل“ اور ”بروز“ کہا جاتا ہے۔

اس عقیدے کی بنا پر مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہونے کی وجہ سے بعینہٖ ”محمد رسول اللہ“ ہیں ان کا وجود بعینہٖ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے اور ان کی آمد بعینہٖ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہے۔ فرق ہے تو صرف یہ ہے کہ پہلی تشریف آوری میں آپ محمد تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور دوسری میں آپ کا نام غلام احمد (قادیانی اصطلاح میں صرف احمد) ہے۔ پہلی بعثت مکہ میں ہوئی تھی، اور دوسری قادیاں میں، پہلی بعثت جلالی تھی اور دوسری جمالی۔

<u>اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیں:</u>

۱۔ ”غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو بعثت مقدر تھے ایک بعثت تکمیل ہدایت کے لیے، دوسری بعثت تکمیل اشاعت ہدایت کے لیے۔“　　[تحفہ گولڑیہ ص:۹۹، مندرجہ روحانی خزائن ص:۲۶۰، ج:۱۷]

۲۔ "پھراس پر بھی تو غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے۔اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو امیوں یعنی مکہ والوں میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اسی طرح ایک اور قوم میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا جائے گا، جو ابھی تک دنیا میں پیدا نہیں کی گئی، لیکن چونکہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے کہ ایک شخص جب فوت ہو جاوے تو اسے پھر دنیا میں لایا جاوے۔ پس یہ وعدہ اس صورت میں پورا ہو سکتا ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی کے لیے ایک ایسے شخص کو چنا جاوے جس نے آپ کے کمالات نبوت سے پورا حصہ لیا ہو، اور جو حسن اور احسان اور ہدایت خلق اللہ میں آپ کا مشابہ ہو۔ اور آپ کی اتباع میں اس قدر آگے نکل گیا ہو کہ بس آپ کی ایک زندہ تصویر بن جائے تو بلا ریب ایسے شخص کا دنیا میں آنا خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں آنا ہے اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی۔حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتارا۔"

(کلمۃ الفصل، ص:۱۰۴، ۱۰۵، مندرجہ ریو آف ریلیجز مارچ اپریل ۱۹۱۵ء)

۳۔ "پس وہ جس نے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو وجودوں کے رنگ میں لیا اس نے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی مخالفت کی، کیونکہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کہتا ہے صار وجودی وجودہ۔(میرا وجود آپ ہی کا وجود بن گیا ہے)۔اور جس نے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور نبی کریم میں تفریق کی اس نے بھی مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف قدم مارا، کیونکہ مسیح موعود صاف فرماتا ہے کہ من فرق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی وما رایٰ (جس نے میرے اور مصطفیٰ کے درمیان فرق کیا اس نے مجھے نہ دیکھا اور نہ پہچانا) (دیکھو خطبہ الہامیہ، ص:۱۷۱، خزائن، ص:۲۵۸، ج:۱۶) اور وہ جس نے مسیح موعود کی بعثت کو نبی کریم کی بعثت ثانی نہ جانا اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیوں کہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ پھر دنیا میں آئیں گے۔"

(کلمۃ الفصل، ص:۱۰۵، مرزا بشیر احمد)۔

ان حوالوں سے واضح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں ہیں اور یہ کہ آپ کی دوسری بعثت قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ہوئی۔

## قادیانیت بعثت کے آثار و نتائج

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کا دنیا میں دوبارہ آنا (پھر قادیان میں مبعوث ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ظاہر ہونا) اپنے جلووں میں اور بھی چند ایک عقائد رکھتا ہے، جن کے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کے لوگ قائل ہیں۔ان سے پہلے دنیا کا کوئی مسلمان اس کا قائل نہ تھا نہ اب ہے، بلکہ تمام امت مسلمہ ان عقائد کو کفر صریح سمجھتی رہی ہے۔

## عقیدہ (۱) خاتم النبیین کے بعد عام گمراہی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کی خاتمیت کا تقاضا ہے کہ آپ کا لایا ہوا دین رہتی دنیا تک قائم ودائم رہے۔ نہ آپ کی لائی ہوئی کتاب ہدایت دنیا سے مفقود ہو اور نہ آپ کی امت کبھی گمراہی پر جمع ہو جیسا کہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے مرزا غلام احمد قادیانی ’’محمد رسول اللہ کی بعثت ثانیہ‘‘ کا روپ دھارنے کے لیے یہ نظریہ ایجاد کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں جو ہدایت لے کر آئے تھے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بعثت ثانیہ کا دور (۱۳۰۱ھ) شروع ہونے سے پہلے یکسر مٹ چکی تھی دنیا میں چاروں طرف اندھیرا تھا زمین میں نہ دین تھا نہ ایمان تھا نہ ہدایت تھی نہ کتاب ہدایت تھی اور یہ سب کچھ دنیا کو مرزا غلام احمد قادیانی کے بدولت دوبارہ نصیب ہوا مختصر یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بعثت ثانیہ کا عقیدہ تب ممکن ہے جب کہ پہلے یہ عقیدہ رکھا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی بعثت کا نور بجھ چکا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کا چراغ گل ہو چکا تھا، اس آفتاب رسالت کے بعد بھی دنیا میں عام تاریکی پھیل چکی تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی پوری کی پوری دنیا گمراہ ہو چکی تھی یہ عقیدہ صحیح ہے یا غلط؟ برا ہے یا بھلا؟ اس کا فیصلہ بھی آپ عقل خداداد سے خود ہی کیجیے، میں صرف یہ عرض کروں گا کہ یہ عقیدہ کی تلقین اپنی جماعت کو بھی کرتے رہے۔ کیونکہ یہی عقیدہ ان کے ’’ظل و بروز‘‘ کی عمارت کا بنیادی پتھر ہے، چند حوالے ملاحظہ فرمایئے:

۱۔　’’آیت انا علی ذھاب بہ لقادرون میں ۱۸۵۷ء کی طرف اشارہ ہے...... جس کی نسبت خدائے تعالیٰ آیت موصوفہ بالا میں فرماتا ہے کہ جب وہ زمانہ آئے گا تو قرآن زمین پر سے اٹھالیا جائے گا، سو ایسا ہی ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی حالت ہوگئی تھی۔‘‘ قرآنی تعلیم ایسے لوگوں کے دلوں سے مٹ گئی ہے کہ گویا قرآن آسمان پر اٹھالیا گیا ہے۔ وہ ایمان جو قرآن نے سکھلایا تھا اس سے لوگ بے خبر ہیں وہ عرفان جو قرآن نے بخشا تھا اس سے لوگ غافل ہو گئے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ قرآن پڑھتے ہیں مگر قرآن ان سے نیچے نہیں اترتا، انھی معنوں سے کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا۔ پھر انھیں حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل ہوگا (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی۔ ناقل) یہ حدیث درحقیقت اسی زمانہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جو آیت انا علی ذھاب بہ لقادرون میں اشارۃً بیان کیا گیا ہے۔‘‘　　(ازالہ خورد قادیان، ص:۷۲۲، روحانی خزائن حاشیہ، ص:۴۸۹ تا ۴۹۲، ج:۳)

۲۔　’’مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اس زمانہ میں مبعوث کیا گیا جب دنیا میں چاروں طرف اندھیرا چھا گیا تھا اور بحر و بر میں ایک طوفان عظیم برپا ہو رہا تھا، مسلمان جن کو خیر الامت کا خطاب ملا تھا نبی عربی کی تعلیم سے کوسوں دور جا پڑے تھے۔ تب یکا یک آسمان سے ظلمت کا پردہ پھٹا اور خدا کا ایک نبی (مرزا غلام احمد قادیانی) فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے زمین پر اترا۔‘‘　　(کلمۃ الفصل، ص:۱۰۰، ۱۰۱، از مرزا بشیر احمد)

۳۔　’’ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی، مشکل تو یہی

ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروزی طور پر (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں) دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے“ (کلمۃ الفصل، ص:۱۷۳)

الغرض دوسرے بعثت کے عقیدہ سے پہلے یہ عقیدہ ضروری ٹھہرا کہ رسالت محمدی کا آفتاب دنیا کے مطلع سے ڈوب چکا تھا، اس کی کوئی روشنی باقی نہ تھی ایمان تھا نہ اسلام تھا نہ قرآن تھا، چاروں طرف بس اندھیرا ہی اندھیرا تھا، یہ سب کچھ مرزا غلام احمد قادیانی کی بعثت کے طفیل دوبارہ ملا۔

## عقیدہ (۲) پہلی اور دوسری بعثت کا الگ الگ دور!

جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو الگ الگ بعثتیں ذکر کیں، ایک مکی بعثت بشکل محمد اور دوسری قادیانی بعثت بشکل مرزا غلام احمد قادیانی، تو لامحالہ ان دونوں بعثتوں کا دور بھی الگ الگ ہوگا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ہے یہ چودھویں صدی سے دوسری بعثت کا دور شروع ہوتا ہے اور یہ کہ تیرہویں صدی کے آخر میں پہلی بعثت کی تمام برکات ختم ہوگئی تھیں، حتیٰ کہ قرآن، ایمان اور اسلام سبھی کچھ اٹھ چکا تھا، اور یہ سب کچھ امت کو دوسری بعثت کے دم قدم سے دوبارہ نصیب ہوا۔ اس سے از خود یہ نتیجہ نکل آتا ہے کہ تیرہویں صدی پر مکی بعثت کا دور ختم ہو چکا اور اب چودھویں صدی سے قادیانی بعثت کا دور شروع ہوتا ہے۔ لہٰذا انسانیت کی نجات وفلاح کے لیے مکی بعثت کالعدم قرار پائی ہے۔ اور اسلام کا صرف وہی ایڈیشن معتبر، قابل عمل اور موجب نجات ٹھہرتا ہے جس پر قادیانی بعثت کی مہر ہو۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ: ”خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے الگ رہے گا وہ کاٹا جاوے گا۔“ (مجموعہ اشتہارات صفحہ ۴۱۶، جلد طبع لندن) پھر ایک حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا الہام ہے جو آپ نے اپنے اشتہار معیار الاخیار مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۸ پر درج کیا ہے اور وہ یہ ہے: ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔“ (تذکرہ ص:۳۳۳، مجموعہ اشتہارات، ص:۲۷۵، ج:۳)

خلاصہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دو بعثتوں والے عقیدہ کا ایک اہم ترین نتیجہ یہ ہے کہ تیرھویں صدی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت پر ایمان لانا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات واشارات پر عمل کرنا موجب نجات نہیں، بلکہ یہ ساری چیزیں کالعدم، لغو اور بے کار ہیں جب تک کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لایا جائے۔ کیونکہ تیرھویں صدی کے بعد مکی رسالت ونبوت کا دور نہیں رہا، بلکہ قادیانی رسالت ونبوت کا دور شروع ہو چکا ہے اور اس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنے والوں کی بھی وہی حیثیت ہوگی جو رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنے والوں کی بھی وہی حیثیت ہوگی جو رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرنے والوں کی ہے۔ یعنی مرزا بشیر احمد کے الفاظ میں: ”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا،

یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا اور یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (کلمۃ الفصل ۱۱۰، از مرزا بشیر احمد)

یہ تو قادیانی عقیدہ ہوا، اس کے برعکس اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دور تیرھویں صدی تک محدود نہیں، بلکہ قیامت تک ہے، اس لیے ایمان وکفر کا معیار آج بھی وہی ہے، جو چودھویں صدی سے پہلے تھا، اور یہی معیار قیامت تک قائم رہے گا۔ اب اہل عقل کو غور کرنا چاہیے کہ کیا قادیانی عقیدے کے مطابق رسالت محمدیہ (یا مرزا غلام احمد قادیانی کی اصطلاح میں پہلی بعثت) منسوخ اور کالعدم ہو جاتی ہے یا نہیں؟

## عقیدہ (۳) جامع کمالات محمدیہ

جب مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا مظہر ہونے کی بنا پر بعینہٖ ''محمد رسول اللہ'' بن گئے ہیں تو یہ عقیدہ بھی لازم ٹھہرا کہ وہ تمام اوصاف وکمالات جو پہلی بعثت میں حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی میں پائے جاتے تھے وہ اب بروزی رنگ میں، پورے کے پورے جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے نام رجسٹرڈ ہو چکے ہیں۔ جو منصب ومقام کی تیرھویں صدی تک محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص تھا وہ اب مرزا غلام احمد قادیانی کو تفویض کیا جا چکا ہے اور جس مسند رسالت پر پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے، اب اس پر مرزا غلام احمد قادیانی رونق افروز ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت اس عقیدے کا بھی برملا اظہار کرتی ہے، ان کے بے شمار حوالوں میں سے چند حوالے درج ذیل ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں: ''جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی، مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔''

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ، خزائن، ص:۲۱۲، ج:۱۸)

دوسری جگہ لکھتے ہیں: ''مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا، پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی، محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔''

(ایک غلطی ازالہ، روحانی خزائن، ص:۲۱۶، ج:۱۸)

ان حوالوں سے قادیانی عقیدہ کا منشاء بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ ان کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کے بعینہٖ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات حاصل ہیں اور چودھویں صدی سے ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' کی مسند رسالت پر مرزا غلام احمد قادیانی متمکن ہیں۔ کیا کوئی مسلمان ایک لمحہ کے لیے بھی اس عقیدہ کو تسلیم کر سکتا ہے؟

(جاری ہے)